



## سوال

(103) اندھے کے پیچھے نماز کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اندھوں کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں اور اگر جائز ہے تو کسی قسم کی کراہت تو نہیں واقع ہوتی؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اندھے کے پیچھے نماز بلا کراہت جائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((صلوا خلف کل بر وفاجر)) (کافی الہدایۃ- [1]) ہرنیک اور فاجر کے پیچھے نماز ادا کر لو۔ جیسا کہ ہدایہ میں ہے [

”وفی فتح القدر (۱۲۶/۱) : وهذا الحدیث یرتقی إلی درجۃ الحسن عندا المحققین وهو الصواب“ [2] انتہی

[فتح القدر میں ہے کہ یہ حدیث محققین کے نزدیک حسن کے درجے کو پہنچ جاتی ہے اور یہی بات درست ہے]

وفی المشکاة (ص: ۹۲) فی باب الإمامۃ: عن أبی مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: (( ینوم القوم أقرأهم لکتاب اللہ تعالیٰ )) [3] الحدیث۔

[مشکات میں امامت کے باب میں ہے: ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قوم کی امامت وہ کرائے جو لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھنے والا ہو]

وعن أبی سعید رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: (( إذا کانوا ثلاثین، فلیؤمهم أحدہم، وأحتمم بالإمامۃ أقرأهم )) [4] (رواہ مسلم)

[ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہوں تو ان میں سے ایک ان کی امامت کرائے۔ ان میں سے امامت کا سب سے زیادہ حق دار وہ ہے، جو ان میں (قرآن مجید کو) سب سے زیادہ پڑھنے والا ہو]

وعن أنس أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم استخلف ابن أم مکتوم علی المدینۃ مرتین یصلی بھم، وهو أعمی۔ [1] (روہ البوداؤد، وأخرجه أيضاً ابن حبان فی صحیحہ، وأبو یعلی والطبرانی عن عائشہ، وأخرجه أيضاً الطبرانی بإسناد حسن عن ابن عباس)



[انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو دو مرتبہ بیٹے میں اپنا جانشین بنایا، چنانچہ یہی لوگوں کی امامت کراتے تھے اور یہ ناینتھے]

وعن محمود بن الربیع أن عتبان بن مالک کان یوم قومہ، وهو أعمی، وأنه قال: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! إننا نکتون الظلمة والسیل، وأنا رجل ضریر البصر، فصل یا رسول اللہ فی یتى مکانا آتخذه مصلى، فجاءه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: ((أین تحب أن أصلى؟)) فأشار إلی مکان فی البیت، فصلى فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - [2] (رواه البخاری والنسائی، نیل الأوطار طبع مصر: ۳۹/۳)

[محمود بن ربیع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی قوم کی امامت کراتے تھے اور وہ نابینا تھے۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ کبھی اندھیرا، بارش یا بارشی پانی ہوتا ہے اور میں ناینا شخص ہوں (ایسی حالت میں مسجد نہیں آسکتا) لہذا آپ میرے گھر میں ایک جگہ نماز ادا فرمائیں، جسے میں اپنی نماز کے لیے مقرر کر لوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: تم کہاں چلتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ تو انھوں نے گھر میں ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا۔ وہاں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی]

[1] - یہ حدیث ضعیف ہے اس کی وضاحت گزر چکی ہے۔

[2] - علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی مفصل تخریج کرنے کے بعد فرماتے ہیں: فقد تبین من ہذا التخریج والنتیج طرق الحدیث انہا کما واہیۃ جداء کما قال الحافظ فی التعلیص (ص: 125)

[3] - صحیح مسلم رقم الحدیث (673)

[4] - صحیح مسلم رقم الحدیث (672)

[5] - سنن ابی داؤد رقم الحدیث (595) صحیح ابن حبان (5/506) المعجم الکبیر للطبرانی

[6] - صحیح البخاری رقم الحدیث (415) صحیح مسلم رقم الحدیث (33) سنن النسائی رقم الحدیث (788)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## مجموعہ فتاویٰ عبد اللہ غازی پوری

کتاب الصلاة، صفحہ: 230

محدث فتویٰ